عظمیٰ احمد
URDUNovelians
اک اور ستم

اک اور ستم

عظمی احمد

میری بات زرا غور سے سنئیے۔۔۔آپ میری والدہ کے حکم سے میری زندگی میں آئیں۔۔۔میں ایک آزاد خیال انسان ہوں۔۔۔امریکہ میں بہت سی فرینڈز ہیں۔۔۔یہ شادی وادی میری ڈکشنری میں دور دور تک نہیں۔۔۔شادی اصل میں انسان کو قید کر دیتی ہے۔۔۔جبکہ میں آزاد پرندہ۔۔۔ایم سو سوری میں آپ کو ٹائم نہ دے پاءوں گا۔۔۔مجھے اپنی فرینڈز کے ساتھ پارٹی پہ جانا ہے۔۔۔اوکے۔۔ سبحان سب بول کر چل

دیئے۔۔۔۔۔اور میں خالی خولی کمرے کو دیکھتی رہ گئ۔۔۔پھولوں کی مسحور کن خشبو ماحول کو سوگوار بناگئ تھی۔۔۔جی چاہتا تھا چھپ جاء وں کسی ایسی جگہ کہ خود کو بھی نہ ملوں میں۔۔۔۔بھاری بھر کم لہنگا۔۔۔جیسے روح کو پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔چینج کیا اور سلیپنگ سوٹ پہنا۔۔۔۔ہینڈ بیگ سے نیند کی ٹیبلٹ نکالی اور پاس پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا اور گولی حلق سے اتاری۔۔۔۔چادر اوڑھی۔۔۔اور پھر میں تھی اور نیند۔۔۔۔صبح دیر تک سوتی رہی۔۔۔۔

ساس صاحبہ کو ساری سچوئشن کا پہلے سے علم تھا۔۔۔روم میں مجھے دیکھ کر واپس زینے سے سیڑھیاں اتر گئیں۔۔۔۔

کہیں شام میں ملازمہ نے مجھے جگایا۔۔۔۔بیگم صاحبہ جاگ جایئے۔۔۔۔گھر میں مہمان آگئے ہیں۔۔۔۔ولیمے کی تیاری ہے اور آپ کو پارلر بھی جانا ہے۔۔۔۔وہ ایک ہی سانس میں سب بول گئ۔۔۔

افففف۔۔۔چپ بھی ہو جاؤ۔۔۔میں ہلکے نیند کے خمار میں بولی۔۔۔

ندا بی بی آپ کو بڑی بیگم صاحبہ پارلر جانے کو کہہ رہیں۔۔۔منیرہ پھر بولی۔۔۔

اوو یار چپ کرو۔۔۔ابھی مجھے سونا ہے۔۔میں نے چادر کو اور لپیٹ لیا۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر بعد ایڑی کی ٹک ٹک نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

گہرے محرون کلر کی ساڑھی میں۔۔۔آنکھوں پہ چشمہ ٹکائے وہ بہت بارعب دکھ رہی تھیں۔۔۔غالبا میری ساس تھیں۔۔

لڑکی۔۔۔اوو لڑکی۔۔۔۔جب تمہیں پیغام ملا ہمارا تو حکم عدولی کیسی۔۔۔۔وہ سخت غصے میں تھیں۔۔۔۔مجھے تو انہیں دیکھ کر اپنی کالج کی میڈم لشکارا یاد آ گئی تھیں جو اردو کا پریڈ لیتیں۔۔۔۔اف توبہ وہ بھی خود کو کوئی توپ قسم کی چیز سمجھتی تھیں۔۔۔ندا مسکرائی

لڑکی۔۔۔یوں دیدے پھاڑ کر کیا دیکھ رہی فورا پارلر جانے کی تیاری کرو۔۔۔۔وہ حکم دے کر واپس جانے کو پلٹیں۔۔۔۔میری آواز پہ رک گئیں۔۔۔۔

آنٹی اگر آپ کے بیٹے کو شادی میں کوئ دلچسپی نہیں تھی تو میری زندگی کیوں برباد کی۔۔۔۔کیاایک عورت ہوتے آپ نے ظلم نہیں کیا۔۔۔اب کیا میں آپ کے بیٹے کے سدھرنے میں عمر گزار دوں۔۔۔۔۔۔میں سب کہہ کر چپ ہو گئ۔۔۔اور وہ چپ چاپ چل دیں۔۔۔۔۔۔۔

گیلے بالوں کو ٹاول سے صاف کرتے وہ واش روم سے باہر آئے تھے۔۔۔مجھ پہ اچٹی سی اک نگاہ ڈالی۔۔۔اور اسی لمحے میں نے فورا سے آنکھیں موند لیں تھیں۔۔۔۔ہائے بندہ تو حسین ہے۔۔دل اس پہ دھڑکا کہ قیامت کر دی۔۔۔۔نداز بردستی کی آنکھیں بند کیے سوتی بنی

رہی۔۔۔ سبحان تیار ہو کر خود پہ پرفیوم چھڑک رہے تھے۔۔۔ کہ خشبو نے سارے روم کو اپنی گرفت میں لے لیا۔۔۔

ان کے جانے کے بعد بھی وہ یہی کہیں تھے۔۔۔۔ یہی آس پاس۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔ وہ تو بہت دور مجھ سے۔۔۔ کیسے کم کر پاءوں گی ان فاصلوں کو میں۔۔۔۔ ندا سوچوں میں گم تکیے پہ سر رکھے دور بہت دور تک سوچ رہی تھی۔۔۔ اللہ جی آپ ہی مدد کریئے نا۔۔۔ اس بندے کے دل میں میری محبت ڈال دیجئیے نا۔۔۔۔۔ یا ودود ہا ودود۔۔۔۔ ندا نے پڑھا اور سبحان کو تصور میں لا کر پھونکا۔۔۔۔

اے لڑکی۔۔۔۔ خیریت۔۔۔۔ محبت ہو گئی نا۔۔۔۔ وہ ہے ہی کسی محل کا شہزادہ۔۔۔ دل نے محبت کی تصدیق کر ڈالی تھی۔۔۔۔ ندا نے آنکھیں موند لی تھیں

یہ خواب حسین لگا۔۔۔اگلے ہی لمحے ساس صاحبہ کی خاص الخاص خادمہ صاحبہ تشریف لائی تھیں۔۔۔ چھوٹی بیگم صاحبہ ناشتے پہ آپ کو بلا رہی ہیں.بڑی بیگم۔۔۔اس نے نظریں جھکائے کہا۔۔۔

میں صدقے جاواں تیری بیگم صاحبہ کہن توں۔۔۔ابھی نیند پوری نہیں ہوئی مابدولت کی۔۔۔۔مجھے نہیں کرنا ناشتہ۔۔۔۔ندا کہہ کر تکیے میں چھپ گئی۔۔

ارے۔۔۔۔۔زلزلہ آرہا کیا۔۔۔۔ندا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

لڑکی۔۔۔۔ہمارے حکم جو نہیں مانتا اسے اس گھر سے نکال دیا جاتا ہے۔۔۔۔آئی سمجھ۔۔۔۔تمہارے پر کاٹنا پڑیں گے۔۔۔۔ہٹلر صاحبہ کمرے میں چلا رہیں تھیں۔۔۔۔ہائے ظالم اتنی پیاری خیالی دنیا سے گھسیٹ کے باہر لے آئیں یہ محترمہ۔۔۔۔اللہ پوچھے۔۔۔ندا سخت غصے میں تھی۔۔۔

دو منٹ میں نیچے آ ؤ ٹیبل پہ۔۔۔ٹخ ٹخ ٹخ ٹخ

افففف میرے کانوں میں بجتی یہ ہیل کی آواز۔۔۔اللہ کرے سیڑھیوں سے پھسل جائیں یہ خاتون۔۔۔ندا بدعائیں دے رہی تھی۔۔۔ماں بیٹا ہی پتھر کے بنے ہیں۔۔۔

سبحان اس لڑکی کو اس کے والدین کے گھر چھوڑ آ ؤ اور خاص تاکید کرنا کہ زرا بڑوں کا حکم ماننا سکھا دیں۔۔۔بڑی بی ہدایات دے رہی تھیں

سبحان کے ہونٹوں پہ تبسم۔۔۔حیرت۔۔۔کمال۔۔۔جان لیں گے کیا۔۔ندا پھر سے پہنچ گئ تھی وہیں جہاں وہ اور ساتھ میں وہی پتھر کا آدمی۔۔

جی چلیں۔۔۔سنیں۔۔۔آپ سے مخاطب ہوں۔۔۔ہوا میں لہراتی چٹکی نے خیالوں کا تسلسل توڑا تھا۔۔۔سبحان حیرت سے اسے تک رہا تھا کہ کہاں گم ہے لڑکی

جی۔۔۔جی۔۔۔ چلیں۔۔ مگر۔۔۔ایک منٹ۔۔۔میں ہینڈ بیگ لے لوں زرا۔۔۔۔ندا مسکاتی بولی۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے وہ سبحان کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔۔۔ڈرائیور نے فرنٹ ڈور کھولا تھا۔۔۔

ہائے میں مر جاواں۔۔۔ساتھ ساتھ رہنا میرے ساری زندگی۔۔۔ تجھ کو پاس پا کر لگے پیاری زندگی۔۔۔۔ندا دل ہی دل میں گنگنا رہی تھی

جی۔۔۔آپ نے مجھ سے کچھ کہا۔۔۔ سبحان بولے۔۔

ہائے۔۔۔جی۔۔۔مر نا جائیں کہیں۔۔۔ندا خیالوں کی وادیوں سے پھول چنتی بولی۔۔۔

امی جی آپ نہیں جانتی میری ساس کو۔۔۔اللہ بچائے ان سے۔۔۔اور زرا ارشاد فرمایئے گا یہ مخلوق آپ کو کہاں سے ملیں۔۔۔ مطلب مجھ معصوم کا خیال نہ آیا آپ کو۔۔۔جو چیونٹی کو بچاتی پھرتی کہ مبادا پاءوں

کے نیچے نہ آ جائے۔۔۔اتنا چھوٹا سا معصوم سا دل میرا۔۔۔ندا بچوں جیسا منہ بناتے بولی۔۔۔۔

لڑکی یہ سب نصیبوں کی باتیں ہیں۔۔۔دادو جو چپ چاپ سب سن رہیں تھیں بولیں۔۔۔

جی اماں جی ٹھیک کہتی آپ۔۔۔ بانو بولیں

بس بات اصل میں یہ ہے کہ ہماری ندا اکلوتی ہے لاڈو ہے اس لیے برداشت نہیں کر پا رہی چھوٹی چھوٹی باتوں کو۔۔۔ جبکہ حمیدہ خاتون ایسی بھی خوفناک نہیں۔۔۔ بانو دادو کو کہہ رہی تھیں۔۔۔۔

امی جی۔۔۔امی میرے چوزے کہاں۔۔۔بس پتہ تھا مجھے ماسی کو دے دئے ہونگے۔۔۔امی بتائیں نا۔۔۔ کہاں میرے ٹمی شمی اور باقی سب ۔۔۔ندا زینے میں دیکھ آئی پر چوزے نظر نہ آئے۔۔۔

اووو ہو کیوں دوں گی میں ماسی کو اپنی ندا کے اتنے پیارے چوزے پڑوس سے احمد آیا تھا بولا آنٹی میرا ایک چوزہ بلی لے گئی آپ کچھ دیر کے لئے اپنے چوزے دے دیں تا کہ میرا چوزہ اکیلا روئے نہیں۔۔۔ابھی دے جائے گا واپس۔۔۔پر۔۔۔ندا۔۔۔ندا کہاں چلیں۔۔۔

امی جی احمد کے گھر۔۔۔ندا نے بنا مڑے آواز دی۔۔۔

واہ جی بڑے بڑے لوگ آگئے آج تو۔۔۔اوو اچھا اچھا ان چوزوں کی وجہ سے آئی ندیدی۔۔۔

احمد کے بچے زیادہ فری نہ ہوا کرو کچھ پتہ بھی ہے مجھے اب چھوٹی بیگم صاحبہ کہتے ہیں۔۔۔ندا اتراتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔بیگم صاحبہ تو دیکھو چوزے اٹھائے کیسی دکھ رہی۔۔۔احمد نے پھر چڑایا اسے۔

اچھا یہ تو بتاؤ۔۔۔آنٹی کہاں۔۔۔ندا اندر کمرے میں جھانکتی بولی

پرے پرے۔۔۔امی جی نے سختی سے منع کیا کہ کوئی بھی آئے امی کو نا جگایا جائے۔۔۔۔خاص کر چھوٹی بیگم صاحبہ۔۔۔۔احمد نے بیگم لفظ چبا چبا کر بولا۔۔۔

موٹے تو نہیں بدلنے والا۔۔۔اور آئندہ سے میرے چوزوں پہ بری نظر نہ رکھنا۔۔۔۔بلکہ ان کو اب ساتھ ہی لے جاؤں گی۔۔۔ندا نے جوتے کا ڈبہ اٹھایا اور جانے کو واپس مڑی۔۔۔

بیگم صاحبہ۔۔۔۔ہی ہی ہی ہی ہی۔۔۔احمد نے اونچی آواز میں بیگم بول کر قہقہ لگایا۔۔۔۔

امی جی میں اپنے ان چوزوں کو ساتھ لے جا رہی۔۔۔اور باقی سامان بھی۔۔۔ میری پینٹنگز بھی مجھے لے کر جانی ہیں۔۔۔۔۔ارے میری ڈائریاں بھی سب یہیں۔۔۔۔آخر پتہ تو چلے سبحان کو کہ کتنا ٹیلنٹ ہے ان کی بیوی میں۔۔۔ہاں نہیں تو۔۔۔۔۔وہ خود سے باتیں کرتی الماری سے اپنا

سامان نکال رہی تھی۔۔۔کہ اچانک بلکل اچانک وہ سامنا آ گیا۔۔۔۔امی

ام۔۔۔امی امی جی۔۔۔وہ چیختی چلاتی دادو کے ساتھ چپک گئ۔۔۔۔

ارے کیا افتاد آ پڑی ایسا کیا دیکھ لیا کہ کانپے جا رہی۔۔۔دادو وہ دادو جی

وہ۔۔۔۔

اے لڑکی بول بھی تو۔۔۔۔کون وہ۔۔۔۔حد کرتی یہ لڑکی بھی۔۔۔۔

اماں جی کچھ نہیں الماری میں لال بیگ تھا مار دیا میں نے کانپ ایسے رہی

جیسے کوئ مگر مچھ دیکھ آئ جو کھانے کو دوڑا ہو۔۔۔۔یہ لڑکی بھی نا جانے

کب بڑی ہو گی۔۔۔۔۔۔سبحان آ چکے تھے اور دروازے میں کھڑے یہ

سب دیکھ رہے تھے۔۔۔ہونٹوں پہ مدھم سی مسکراہٹ تھی

ہائے میں مر جاواں۔۔۔یہ دھیمی۔مسکراہٹ جان لے لے گی۔۔۔۔ندا

سب بھول بھال سبحان کو تکے جا رہی تھی۔۔۔۔

سبحان کیا واقعی آپ جا رہے۔۔۔ مگر میرا کیا۔۔۔ میرے بارے میں کیا سوچا آپ نے۔۔۔اور۔۔اور مجھے کیوں اس بندھن میں باندھا۔۔کیوں۔۔۔آخر کیوں۔۔۔نہیں آپ یہ ظلم نہیں کر سکتے صرف اپنی اماں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مجھے عمر قید سنا دی۔۔۔کتنے سفاک انسان ہیں آپ۔۔۔ندا چلا رہی تھی۔۔ مگر سبحان پہ کوئی اثر نہیں تھا وہ اپنے بیگ میں ضروری سامان رکھ رہے تھے۔۔۔

سبحان آپ مجھے میرے گھر چھوڑ آئیں۔۔۔میں آپ کو اس گھر سے جاتا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ سبحان آپ سمجھتے کیوں نہیں۔۔۔مجھے محبت ہو گئ آپ سے۔۔۔میں کیا کروں اللہ۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔بڑی بے بسی ہے۔۔۔ندا روتے روتے ڈھے سی گئ تھی۔۔

سبحان کا جہاز فضاؤں میں آڑ چکا تھا وہ خالی نظروں سے آسمان کو تک رہی تھی۔۔۔اس کی زندگی کتنی ویران ہو گئ تھی۔۔۔

آج مہینہ ہو گیا تھا سبحان کو گئے۔۔۔وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں تھی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔امی سمجھ رہی تھیں۔۔۔اور وہی بات تھی۔۔۔ندا امید سے تھی جب حمیدہ خاتون کو پتہ چلا وہ تو دوڑی چلی آئیں۔۔اور بہت محبت سے ندا کو ساتھ لے آئیں تھیں۔۔اور پورے نو ماہ ہاتھ کا چھالا بنا رکھا تھا انھوں نے بہو کو۔۔۔

ندا نے بہت ہی پیاری بچی کو جنم دیا تھا۔۔۔ماں کے قدموں تلے جنت کیوں کہا گیا آج جان پائی تھی موت کو ہاتھ لگا آئی تھی

سبحان کو خبر دی گئی تھی مگر کوئی خاص تاثر نہیں تھا انکا۔۔ہاں اتنا پتہ چلا وہ اماں سے ملنے چند روز کے بعد پاکستان آرہے ہیں۔۔۔

اور وہ دن بھی زندگی میں آیا کہ جب سبحان اس کے روبرو تھے۔۔۔ مگر اپنی دوسری بیوی کے ساتھ جو نہایت کم عمر تھی۔۔۔اور بہت ہی پیاری۔۔۔ندا یہ سب دیکھ کر اندر ہی اندر ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔ بٹ گیا اس

کا شوہر۔۔۔اور پھر وہ تو پہلے بھی میرا نہ تھا۔۔۔میں ہی یہ زبردستی کا رشتہ اس پتھر انسان سے جوڑے ہوئے ہوں۔۔۔اور اب یہ بے نام سا رشتہ اور بھی کمزور پڑ گیا تھا۔۔۔اپنی سوکن کو سبحان کے ساتھ جڑ جڑ بیٹھے دیکھنا اس کو اذیت دیتا تھا۔۔۔اب کون سنتا میرے یہ دکھ ابا بھی نہ رہے تھے۔۔۔امی کو میں دکھ دینا نہیں چاہتی تھی سب دکھ میں نے جذب کر لیے تھے۔۔۔جو میری روح میں تحلیل کر گئے تھے۔۔۔

حمیدہ خاتون اپنے بیٹے سے خفا خفا سی تھیں۔۔۔ مگر کب تک رہتیں جانتی تھیں وہ پھر چلا جائے گا اس لئے وہ مان گئی تھیں اس بہو کو بھی تسلیم کر لیا تھا انھوں نے۔۔۔پردیس میں جب بیٹے چلے جائیں تو مائیں سارے شکوے پوٹلی میں ڈال کر دریا میں پھینک دیا کرتی ہیں۔۔۔کیونک اپنی اولاد کا دور ہونا انہیں پل پل مارتا ہے۔۔۔

سبحان آپ نے بچی کو دیکھا تک نہیں۔۔۔۔ندا نے پر شکوہ نگاہوں سے انہیں دیکھا تھا۔۔۔

میں نے آپ کو پہلے روز ہی یہ کہا تھا کہ آپ میری والدہ کی پسند ہو اور ان کی وجہ سے یہاں ہو۔۔۔سو پلیززز مجھ سے کچھ بھی امید نہ رکھئے۔۔۔ہاں آپ کو آپ کی پاکٹ منی ملتی رہے گی اس میں تاخیر نہیں ہو گی کبھی۔۔۔اور وہ لمبے لمبے قدم آٹھاتے روم سے باہر نکل گئے تھے۔۔۔۔

آپ نے کتنا ظلم کیا۔۔۔جانتی ہیں آپ۔۔۔صرف خود کی خوشی کی خاطر میری زندگی برباد کر دی۔۔۔مجھے اس گھر میں شو پیس کی طرح سجا دیا۔۔۔روح بے چین نہیں کرتی آپ کو۔۔۔

آج آپ اس بستر کے ساتھ جڑی پڑی ہیں۔۔۔آپ کی اکڑ آپ کا غرور سب خاک ہوا اور فالج آپ کو دھیرے دھیرے ختم کر رہا۔۔۔دیمک کی طرح چاٹ رہا۔۔۔اور بے بسی اتنی کہ آپ چاہ کر بھی میری کسی بھی بات کا جواب نہیں دے سکتیں۔۔۔زبان تک تو بند کر دی آپ کی اس فالج کے روگ نے۔۔۔بیٹا تو آپ کا چند دن بعد چلا جائے گا۔۔۔اور کھانے کے نوالے مجھے ہی کھلانے ہونگے۔۔۔ابھی آپ زندہ رہو

گی۔۔۔میری بچی کی بدعائیں بھی آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔۔اور ندا بیڈ پکڑے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

حمیدہ خاتون کی خالی آنکھوں میں بھی آنسوؤں کی لڑیاں چمک رہی تھیں۔۔۔۔

زندگی کی اس جنگ میں وہ بری طرح پسپا ہوئی تھیں۔۔۔ایک اکلوتی اولاد کی جدائی کا غم۔۔۔اور دوسرے اس بچی کی آہیں۔۔۔۔انہیں بے چین رکھتیں۔۔

سبحان کی دوسری بیوی ندا سے فری ہونے کی کوشش کرتی مگر ندا کا سپاٹ چہرہ اسے روک دیتا۔۔۔۔بلاشبہ وہ ایک حسین عورت تھی۔۔۔۔چمکتا رنگ۔ستواں ناک۔۔۔۔چوڑی پیشانی۔۔۔یاقوت سے ہونٹ۔۔۔اس پہ کوئی بھی دل ہار سکتا تھا۔۔۔۔اور پھر یہ تو سبحان تھے جو حسن پرست تھے۔۔۔۔

میں کسی سے کم نہیں۔۔۔ مگر۔۔۔۔ سہاگن وہ جو پیا من بھائے۔۔۔دو آنسو آنکھوں سے بہتے دامن بھگو گئے تھے۔۔۔

زندگی بہت مصروف ہو گئی تھی۔۔۔ صبح ناشتہ دینا سب گھر والوں کو۔۔۔ پھر بچی کو بھی سنبھالنا۔۔۔اور اماں جان کا بھی ہر لمحہ دھیان رکھنا۔۔۔میڈ تھی تو۔۔۔ مگر ساتھ میں سب کام کرنے ہوتے۔۔۔میڈ اماں کے ٹیمپر تو نہ چینج کرتی یہ تو نداہی کو کرنا پڑتا۔۔۔

شاید بیٹیوں کے نصیب کی وجہ سے ماں باپ بیٹیاں نہیں مانگتے۔۔۔ڈرتے ہیں کہ انکے جگر کے ٹکڑے کو کوئی دکھ نہ دے۔۔۔ جگر کا ٹکڑا کہنے والے اللہ کو پیارے ہو گئے تھے وہ تو تن تنہا یہ جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔اور گود میں پھر بیٹی۔۔۔۔وہ بدنصیب بیٹی جس کے باپ نے اسے گود تک میں نہ اٹھایا تھا۔۔۔

مگر۔۔۔جینا تو تھا۔۔۔۔اس بچی کے لئے۔۔۔۔اور اس کے نیک نصیب کی دعاؤں کے لئے۔۔۔۔وہ کہتے ہیں نا ماں کی دعائیں تقدیریں بدل دیتی ہیں۔۔۔۔میں بھی اپنی ثناء کی بہت دعائیں مانگوں گی۔۔۔اور اسے ڈاکٹر بناؤں گی۔۔میں نہیں چاہتی کہ اس کے خواب، خواب رہ جائیں۔۔۔۔

سبحان واپس جانے کی تیاریوں میں تھے۔۔۔ایک بار جو پیار سے دیکھا ہو۔۔نہیں۔۔۔حسرت ہی رہ گئی کہ دو باتیں کی ہوتیں۔۔۔۔دم چھلہ ساتھ چپکی رہی سارا وقت۔۔۔اور۔۔۔اور میری اہمیت ہی کیا ان کی نظر میں ان چاہی ہستی۔۔۔۔مگر میں انسان بھی تو ہوں۔۔۔۔کبھی تو پوچھا ہوتا۔۔۔ندا مجھے مس کرتی ہو۔۔۔پر نہیں۔۔۔پوچھ ہی نہ لیتے۔۔۔

سب سے زیادہ تو یہ بچی قابل ہمدردی تھی۔۔باپ ہوتے، باپ سے بہت دور۔۔۔۔اچھا اللہ جی کبھی تو اچھے دن آئیں گے۔۔۔امید پہ دنیا قائم ۔۔۔وہ چائے کے سپ لیتی سوچ رہی تھی۔۔۔۔افففف۔۔۔گرم چائے

سے ہونٹ جلے جاتے تھے۔۔۔ان دکھوں میں ایک چائے ہی تو تھی جسنے اسے زندہ رکھا تھا۔۔اس کی ہم جولی چائے

اماں ، سبحان جارہے۔۔۔ویسے ہی جیسے چپ چاپ کچھ عرصہ پہلے گئے تھے۔۔۔اب مجھے بتائیں۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔کیا صرف انتظار۔۔۔اور اگراس انتظار کے بعد بھی ایک مسکراہٹ بھی میرے لئے نہیں توکیا کروں جی کر۔۔۔آپ دعا کیا کریں میں مر جاؤں۔۔۔ندا اماں کے پیروں کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔

وہ بے حس وحرکت چھت کو تکے جا رہی تھیں۔۔۔آخر سبحان ان کا بیٹا تھا۔۔۔اس کی جدائی جان لیوا تھی۔۔

زندگی پھر پرانے معمول پہ آگئی تھی۔۔۔دن بھر کی مصروفیات کے بعد ندا کچھ وقت پودوں کو دیتی پودوں سے عشق تھا اسے۔۔۔اور اکثر تو ان

پودوں سے باتیں کرتی دکھتی۔۔۔آج گلی میں چوزے بیچنے والا آیا تھا۔۔۔وہ گیٹ کی طرف بھاگی۔۔۔گیٹ کے باہر احمد کھڑا تھا۔۔۔

اندر آنے کو نہیں کہو گی۔۔۔احمد بولا

ایک منٹ۔۔۔زرا چوزے تو لے لوں میں۔۔۔ندا عجلت میں بولی۔۔۔

وہی لاپرواہ سی۔۔۔ معصوم سی۔۔۔ بکھرے بال روشن آنکھیں میری دوست اور میری محبت۔۔۔مگر کس قدر تنہا اس بنگلے نما قید خانے میں۔۔۔احمد نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا تھا۔۔۔

احمد کن سوچوں میں گم ہو۔۔۔یہ چوزے والے کو پیسے دینا زرا۔۔۔ندا پیسے گنتے بولی

پگلی اتنے بہت سے چوزوں کا کیا کرو گی۔۔۔احمد مسکراتے ہوئے بولا

ارے تمہیں کیا مسلہ ہے۔۔۔مجھے شوق ہے نا۔۔۔بس میں ان میں بزی رہوں گی نا تو فضول نہیں سوچوں گی۔۔۔ تمہیں نہیں پتہ بس۔۔۔۔ندا چوزے گنتے بولی

نداتم کچھ نہ بھی کہو۔۔۔ تمہاری آنکھوں کے حلقے سب بیان کر رہے۔۔۔آنکھوں کی گہری اداسی میں چھپے رتجگے عیاں ہو رہے۔۔۔۔احمد سوچ رہا تھا

اچھا یہ تو بتاء و۔۔۔کیسے آنا ہوا۔۔۔ندا بولی۔۔۔

بس۔۔۔ایسے ہی۔۔۔یہاں سے گزر رہا تھا سوچا ہیلو ہائے کر لوں۔۔۔کیوں جناب برا لگا کیا۔۔۔۔احمد اس کی آنکھوں کو دیکھتے بولا

نہیں تو۔۔۔برا کیوں لگے گا۔۔۔اچھا پلیز ز مجھے ان چوزوں کے لئے کوئی ڈبہ لا دو پلیز ز۔۔ندا پریشان سی بولی۔۔۔کیونکہ چوزے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔۔۔

نہ چائے نہ پانی۔۔۔ مہمانوں کی خاطر مدارت نہیں کی جاتی یہاں۔۔۔ حیرت ہے۔۔۔احمد بولا۔۔۔

زیادہ نافری مت ہو۔۔۔پہلے مجھے ڈبہ لادو۔۔۔بناتی ہوں چائے ساتھ میں سموسے، ٹھونس کے جانا۔۔۔آئی سمجھ۔۔۔ موٹا ندیدہ کہیں کا۔۔۔۔

ھیلو۔۔۔احمد۔۔۔ میری آواز آرہی ہے۔۔۔احمد۔۔۔بولو پلیززز۔۔ندا روتے ہوئے بولی۔۔۔

جی جی سن رہا ہوں ندا۔۔۔ خیر تو ہے۔۔۔کیوں رو رہی۔۔ندا مجھے بتاؤ۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔احمد پریشان ہوتے بولا۔۔۔

بس ایک منٹ میں آجاؤ۔۔۔اماں جی بیڈ سے گر گئیں ہیں۔۔۔۔ مجھ سے نہیں اٹھائی جا رہیں۔۔۔ میڈ جا چکی ہے۔۔۔ندا زارو قطار رو رہی تھی۔۔

اووو ہو اچھا۔۔۔اچھا تم پریشان نہیں ہو۔۔۔۔میں آیا۔۔۔احمد نے کال کاٹی اور بائیک کی طرف دوڑا۔۔۔

ندا کام والی بھی نہیں ہے کیا۔۔۔اسے بلاؤ۔۔۔مل کر اٹھا لیتے ہیں۔۔۔اور پھر اس بیماری کی حالت میں انسان کا وزن زیادہ ہو جاتا ہے۔۔۔احمد نے اسے بولا۔۔۔

اچھا میں بلاتی شریفہ کو اس کے فلیٹ سے۔۔۔آپ خیال رکھنا اماں جی۔۔۔اچھا ایسا کرو ان کے سر کے نیچے تکیہ تو رکھ دو پلیززز۔۔۔ندا بولی۔۔۔

ندا کی فکر مندی پہ احمد حیران ہو ہو جا رہا تھا کہ اس لڑکی نے اس گھر کے لئے اپنی جان فنا کر ڈالی۔۔۔مگر بدلے میں سوکن ملی اور بے وفائی ہی ملی۔۔۔

شریفہ آ گئی تو تینوں نے مل کر اماں کو بیڈ پہ لٹایا۔۔۔تب کہیں جا کر ندا کو سکون آیا۔۔۔زمین پہ کارپیٹ بچھا تھا۔۔۔شکر ہڈی پسلی بچ گئی تھی۔۔۔احمد نے شکر ادا کیا۔۔۔

اگلے ہی روز احمد اماں جی کے لئے ایسا بیڈ لے آیا تھا کہ جس پہ چاروں طرف ٹیک تھی۔۔۔ مطلب ہسپتال کا بیڈ کہا جا سکتا تھا اسے۔۔۔۔

ندا نے حیرت سے دیکھا مگر بہت خوش ہو گئ۔۔۔ کہ اب اماں محفوظ رہیں گی۔۔۔۔احمد کو پیسے ادا کر دئے اس نے۔۔۔۔جانتی تھی نوکری کوئ خاص نہیں اسکی

وہ اس لڑکی کی بے لوث محبت پہ حیرت زدہ تھا۔۔۔اور اس ننھی پری سے بھی مل کر آج بہت خوش ہوا تھا جو ندا کی جینے کی وجہ تھی۔۔۔۔۔

احمد۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔بہت بہت شکریہ۔۔۔۔ تم نے اسقدر خیال رکھا۔۔۔۔ ورنہ سبحان یہاں نہیں ہوتے میں بہت اکیلی پڑ جاتی ہوں۔۔۔ قسم سے۔۔۔ندا نظریں جھکائے بولی۔۔

ندا پلیززز مجھے شرمندہ نہیں کرو۔۔۔۔ یہ بتاؤ۔۔ سبحان کا کوئ ارادہ نہیں واپسی کا۔۔۔احمد نے پوچھا۔۔۔

نہیں احمد۔۔۔۔ہاں ایک خبر ملی۔۔۔کہ وہ ہالینڈ شفٹ ہو گئے ہیں۔۔۔اور وہاں مستقل رہنے کے لئے ایک لڑکی سے تیسری شادی کر لی ہے۔۔۔ندا آنکھیں پھیلائے بولی۔۔۔

کیا۔۔۔۔اوو شٹ۔۔۔پر ندا تم یہاں کب تک اس کے نام پہ بیٹھی رہوں گی۔۔۔اپنے بارے میں سوچو۔۔۔۔احمد بولا

نہیں احمد میری گود میں بچی ہے۔۔۔۔اس نے تمام راستے بند کر دیئے میرے۔۔۔کل کو اس کی شادی کروں گی تو لوگوں کو اس سے زیادہ اس کی ماں کے بارے میں جاننا ہو گا۔۔۔کہ شوہر ملک میں نہیں تھا تو کیسے وقت گزارا۔۔۔۔اس لئے مجھے پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہو گا اپنی بیٹی کے روشن مستقبل کے لئے۔۔۔۔ندا بولی۔۔۔

وقت نے ندا کو کس قدر سمجھدار بنا ڈالا ہے۔۔۔احمد سوچ رہا ہے۔۔۔۔

آج صبح سے ندا کچھ گری گری سی تھی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔یہ۔۔۔۔اللہ نہ کرے۔۔۔اب ایسی کوئی بات ہو۔۔۔وہ پریشان ہو ہو گئی تھی۔۔۔۔خود تو سبحان غیر ملک میں یہاں اس کے بچے پالتی رہوں میں۔۔۔۔۔ندا آنسو پونچھتے سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

عجیب الجھن تھی۔۔۔گھر کو دیکھوں اماں الگ بیمار ہیں اور ثناء کے چھوٹے چھوٹے کام۔۔پھر کچن کے سو کام۔۔۔اور خود کی طبیعت الگ درد سر بن رہی۔۔۔ندا تھکی ہاری صوفے پہ گری سوچ رہی تھی۔۔

باجی میرا احساب کردیں۔۔۔میں سارا وقت نہیں گزار سکتی یہاں اماں کو ہلانا کھلانا مجھ سے نہیں ہوتا۔۔۔سونیا کی باتیں دماغ خراب کرنے کو کافی تھیں۔۔۔

ویسے سونیا حد نہیں کرتی تم۔۔۔مطلب کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہم نے تمہاری خدمت میں کھان پینا جوڑ التا۔۔۔اب اور کیا کریں ہم۔۔۔جائداد

ہی تمہارے نام نہ کر دیں ہم۔۔۔ تنخواہ کم ہے تو صاف صاف بولو۔۔۔ندا نے دو منٹ میں کھری کھری سنا دیں۔۔

جی بات تو زیادہ تنخواہ کی ہے باجی چھوٹے چھوٹے بچے گھر چھوڑ کے آتی ہوں۔۔۔تاکہ ان کی ضروریات پوری ہو سکیں۔۔۔سونیا شرمندہ سی بولی۔۔۔

اچھا۔۔۔ ٹھیک میں پیسے بڑھا دوں گی۔۔۔کام جاری رکھو۔۔۔ مگر یاد رہے اب اس قسم کی بات دوبارہ مت کرنا۔۔۔ندا نے تنبیہ کی۔۔

اللہ جی میں تھک گی۔۔۔اووو۔۔۔۔میں مر جاواں۔۔۔ میرے چوزے۔۔۔مر کھپ گئے ہوں گے۔۔۔ صبح سے خیاک تک نہ آیا ان کا۔۔۔ندا باہر لان کی طرف دوڑی۔۔۔

ارے۔۔۔۔ارے یہ کیا۔۔۔اس کو کیا ہو گیا۔۔۔ایک چوزہ زخمی تھا۔۔۔بلی۔۔۔ صبر کر۔۔۔ تجھے نہیں چھوڑنے کی میں۔۔۔ میرے ہی

چوزے ملے تھے کھانے کو۔۔ دنیا میں سب خوراک ختم ہو گئی کہ آ گئی منہ اٹھا کر میرے چوزوں کے پاس۔۔۔۔ندا چلا رہی تھی۔۔

احمد گیٹ سے باہر اس کی تقریریں سن رہا تھا۔۔۔۔اور ہنسے جا رہا تھا۔۔۔ندا بھی نا پوری پاگل ہے۔۔۔اس نے ڈور بیل بجائی۔۔

اب یہ کون آ گیا۔۔۔ مطلب سکون تو ہے ہی نہیں اس گھر میں۔۔۔۔ چوبیس گھنٹے ایک پاءوں پہ۔۔۔جی کون۔۔۔ بولئیے۔۔۔۔ندا نے وہیں سے آواز لگائی۔

گیٹ کھولو تو پتہ چلے گا نا کہ میں آیا ہوں۔۔۔احمد بولا۔۔

اووو ہو۔۔۔اب تمہاری ہی کمی تھی۔۔۔۔آ ءو۔۔۔اور آتے آتے گیٹ بند کرتے آنا۔۔۔۔اور چائے وائے کا سوچنا بھی مت۔۔۔ شریفہ چھٹی پہ ہے اس کے بچے کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔۔اور سونیا۔۔ کے پاس وقت نہیں ہوتا۔۔۔ندا نے تقریر کر ڈالی۔۔۔

بی بی یہ دیکھو میرے دو جڑے ہاتھ ۔۔۔نہیں پینی مجھے چائے اس سڑی گرمی میں۔۔۔۔میں تو ثناء سے ملنے آیا تھا۔۔۔اور اس کے لئے کلر باکس لایا ہوں۔۔۔احمد نے ندا کو کلرز دیکھائے۔۔۔

باجی۔۔۔۔۔جلدی آئیں اماں جی ٹھیک نہیں۔۔۔سونیا بوکھلائی ہوئی بولی کیا۔۔۔ندا اس قدر ہی کہہ پائی تھی۔۔اور اندر کو دوڑ لگادی۔۔۔احمد بھی پیچھے پیچھے تھا۔۔۔

احمد نے فوراً ایمبولینس کال کی۔۔۔اور جلدی سے اماں جی کو ہوسپیٹل پہنچایا گیا۔۔۔

کاریڈور میں بیٹھے ۔۔ندا رو رہی تھی۔۔۔

اللہ خیر کر دیں گے ندا پلیززز دعا کرو۔۔۔ان کی شوگر ڈاء ون ہوئی ہے بس۔۔۔احمد نے ندا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

URDUNovelians

تو میں ہو نا وجہ۔۔۔۔یہ میری کوتاہی ہے احمد۔۔۔مجھے انہیں پہلے سے دیکھنا چاہیے تھا۔۔۔ صبح تک تو بلکل ٹھیک تھیں۔۔۔۔احمد یہی میرا حوصلہ ہیں۔۔۔چاہے اماں جی بیڈ پہ ہے مگر مجھے اس بات کا احساس رہتا ہے کہ میں اس گھر میں اکیلی نہیں۔۔۔ندا روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر اماں جان گھر آئیں۔۔۔میں تو گھبرا ہی گئی تھی۔۔۔ندا بیڈ کی چادر جھاڑتے خود کلامی میں مشغول تھی۔۔

اور جب ثناء کی رونے کی آواز آئی تو بھاگی۔۔۔۔ثناء۔۔۔۔ثناء میں صدقے جاؤں۔۔۔۔ایک منٹ صبر۔۔۔ثناء کے پاؤں پہ چیونٹا چپکا پڑا تھا۔۔۔۔اففف کس قدر مشکل سے اتارا تھا۔۔نوچ ہی لیا تھا میری بچی کو۔۔۔۔ندا نے ثناء کو جوس دیا وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔اچھا آؤ دادو پاس چلیں۔۔۔ندا اسے لیے اماں جان کے کمرے میں آ گئی تھی۔۔۔

اچھا یہاں بیٹھو میں زرا ڈسٹنگ کر لوں۔۔۔شریفہ کو آج ہفتہ ہو گیا ۔۔ نہیں آئی تھی اپنے گاؤں سے۔۔۔۔حد۔۔۔۔آ جائے زرا بتاتی ہوں پھر۔۔۔نرمی کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے یہ لوگ۔۔۔ندا جھاڑن ہاتھ میں لیے کھڑکیوں پہ غصہ نکال رہی تھی

گھر تقریباً صاف ہو چکا تھا۔۔۔اب کھانا بنانا ہے۔۔۔اللہ جی من و سلوی بھجیں بہت تھک گئی میں۔۔۔بس مجھے نہیں جانا کچن میں۔۔۔ندا بھڑ بھڑائے جا رہی تھی کہ گھر کی بیل بجی۔۔۔

یہ ضرور احمد ہی ہو گا۔۔۔آج اتوار ہے نا۔۔۔ پہنچ گیا۔۔۔ندیدہ کہیں کا۔۔۔اب آ کر کہے گا۔۔۔ندا اچھی سی چائے پیتے ہیں۔۔۔ارے چائے بنانی پڑتی ہے مصیبت۔۔۔آ رہی ہوں۔۔۔اب کیا ہمارے گھر کی بیل جلاؤ گے۔۔۔صبر نام کی کوئی چیز نہیں تم میں۔۔۔۔توبہ۔۔ندا نے گیٹ کھولا۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔احمد نے ندا کو دیکھتے ہی سلام جھاڑا۔۔

اپنے گھر میں چین نہیں کیا۔۔۔چلے آتے ہو خوامخواہ۔۔۔اور۔۔۔یہ ہاتھ میں کونسا ڈبہ اٹھا رکھا۔۔۔ میرے لیئے لائے کچھ۔۔۔ندا نے فوراً احمد کے ہاتھ سے ڈبہ لے لیا۔۔۔

اووو۔۔۔ہو۔۔پزا۔۔۔ میری دعا قبول ہو گئی۔۔۔ مطلب من و سلوی آگیا۔۔۔ بس اب اماں جی کے لئے دلیہ ہی بنانا ہو گا۔۔۔وہ سونیا بنا لے گی۔۔۔ فل ڈے ریسٹ آج تو۔۔۔ندا خوش تھی۔۔۔

احمد کے چہرے پہ اطمینان تھا۔۔۔۔اچھا ننھی پری کہاں۔۔۔وہ دائیں بائیں ثناء کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔

کچھ مت پوچھو۔۔۔میری بچی زخمی ہوتے ہوتے بچی چیونٹا چپکا پڑا تھا معصوم کے پاؤں پہ۔۔۔ شکر اللہ بچت ہو گئی۔۔۔ سو رہی ہے اب۔۔۔ندا نے دو منٹ میں سارا قصہ سنا دیا۔۔۔

اچھا ندا ایک اچھی سی چائے مل جائے گی۔۔۔احمد نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔

جی۔۔۔پتہ تھا مجھے۔۔۔۔چائے۔۔۔ابھی صبر سے بیٹھو۔۔۔میں پزا سے سلام دعا کرلوں۔۔۔پھر بناتی ہوں چائے۔۔۔ندا مزے سے پزا کھاتے بولی۔۔۔

مصیبت۔۔۔وہ دیکھو سونیا آرہی۔۔۔تم دیکھ لینا اس کے پاس کوئی اچھی اطلاع نہیں ہو گی۔۔۔ندا نے پریشان سی سونیا کو آتے دیکھ کر کہا۔۔

باجی۔۔۔باجی۔۔۔وہ اماں جی کے کپڑے بدلنے ہیں۔۔۔وہ انھوں نے خراب کر لیے ہیں۔۔۔۔سونیا کہہ کر اندر چلی گئ۔۔

احمد مجھے نہیں کھانا یہ پزا وزا۔۔۔۔میری قسمت ہی خراب ہی۔۔۔رونا ہی نصیب میرا۔۔۔ندا پزا وہیں پھینک کر اندر چل دی۔۔۔۔احمد نے اپنی بھیگی آنکھیں صاف کیں۔۔۔اور واپس چل دیا۔۔

اماں جی۔۔۔ کبھی غور سے دیکھا ہے آپ نے مجھے۔۔۔ بیوہ دکھتی ہوں نا میں۔۔۔۔ شوہر کے ہوتے بیوہ۔۔۔ مجھ پہ ترس تو آتا ہوگا آپ کو۔۔۔ کہ نہیں۔۔۔۔پر۔۔۔۔مجھے خود پہ بہت ترس آتا ہے اماں جی۔۔۔ مر بھی نہیں سکتی نا۔۔۔اولاد والی ہوں۔۔۔آپ بس دعا کرنا اللہ مجھے صبر اور ہمت دے۔۔۔۔بہت اکیلی ہوں میں اماں جی۔۔۔آپ کے بیٹے نے تنہا کیا ہے مجھے۔۔۔۔ ثناء اور آپ ہو۔۔۔ورنہ سچ میں مر جانا تھا میں نے۔۔۔۔اور وہ صاحب شادیاں کر رہے دوسرے ملکوں میں۔۔۔۔ بھلا مجھ میں کیا کمی تھی۔۔۔۔آنکھ بھر آئی تھی ندا کی۔۔۔

دوسری بیٹی کی پیدائش نے ندا کو توڑ کے رکھ دیا تھا۔۔۔ سبحان کے کال نہ آٹھانے پر وہ مزید دکھی ہوگئ تھی۔۔۔اماں جی کو تو خود کی ہوش نہیں تھی کہ وہ بچی کو ایک نظر دیکھتیں۔۔۔ گھر کے ملازموں نے مبارک دی۔۔۔اور پھر احمد بھی آیا تھا بو کے لے کر۔۔۔ مگر جس کو آنکھیں کھوجتی تھیں وہ نہیں دکھتا تھا۔۔۔۔بچی کے رونے کی آواز نے خیالات

کے تسلسل کو توڑا تھا۔۔۔ندا نے اسے گود میں آٹھایا۔۔۔اور آنسو پونچھتے بچی کا نام سوچنے لگی۔۔۔اور پھر نام کا مسلہ بھی احمد نے حل کر دیا تھا۔۔۔ثناء کی بہن کا نام حنا رکھا۔۔۔احمد کبھی کبھار آ جاتا تو وقت اچھا کٹ جاتا۔۔۔گھر کی زمہ داریاں تو پہلے ہی بہت تھیں۔۔۔اب حنا کی آمد نے زندگی کو مزید مصروف کر دیا تھا۔۔۔۔

آج حنا سوا مہینے کی ہو گئی تھی۔۔۔۔چاول بنا کر اللہ کے نام پہ بانٹے تھے۔۔۔۔اللہ اس گھر کو سلامت رکھے اور اماں جی کو صحت تندرستی عطا فرمائے۔۔آمین۔۔

شام میں احمد آ گیا تھا۔۔۔آج تو احمد نے چائے کا نہیں بولا بلکہ خود ہی چپ چاپ کچن سے چائے بنا لایا تھا۔۔۔جانتا تھا حنا روئی گی گر ندا ایک پل بھی اس کے پاس سے ہٹی تو۔۔۔

واہ جی۔۔۔بہت سمجھدار ہو گئے ہو۔۔۔ندا نے چائے کا مگ آٹھاتے ہوئے کہا۔۔

ظاہر ہے تمہارے ساتھ رہتے سمجھداری تو آنی تھی۔۔۔میں تو کہتا ہوں ندا۔۔اب یہ چوزے ووزے ختم کرو گھر سے۔۔۔کیسے سنبھال پاء و گی۔۔۔احمد نے مشورہ دیا۔۔

مطلب کیا ان کے گلے دبا دوں۔۔۔میں اتنی ظالم نہیں۔۔۔اور میں دیکھ لو نگی ان کو بھی۔۔۔مجھے محبت ہے ان چوزوں سے۔۔۔ندا بولی

جی جناب مرضی ہے۔۔۔اچھا میں چلتا ہوں۔۔۔کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے کال کر دینا بلا تکلف۔۔احمد آٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

سبحان کو واپس لادو مجھے۔۔۔ندا بے اختیار رو دی۔۔۔

ندا تم کیوں اپنے آنسو اس احساس سے عاری شخص کے لئے ضائع کر رہی۔۔۔وہ نہیں آئے گا اب۔۔۔احمد بولا

نہیں احمد ایسا نہیں بولو۔۔۔وہ آئے گا اس کی ماں زندہ ہے ابھی۔۔۔اپنی ماں کی خاطر آئے گا۔۔۔تم دیکھنا۔۔ندا آنسو صاف کرتے بولی

اللہ کرے وہ واپس آجائے۔۔۔میری دعا ہے۔۔۔احمد بولا

ندا کی محبت کو خود سے بھی چھپا رکھا تھا احمد نے۔۔۔۔وہ ہر طرح سے ندا کا خیال رکھتا مگر سبحان کو کیسے واپس لاتا۔۔۔۔

آج حنا کو انجکشن لگنا تھا۔۔۔اور ثناء کو بھی ساتھ تیار کرنا تھا۔۔۔شکریہ کہ شریفہ واپس آچکی تھی۔۔۔۔سو کام کرا دیتی۔۔۔دونوں بچیوں کو شریفہ نے تیار کر دیا تھا۔۔۔سبحان وقت پہ پیسے بجھوا دیتے اب جب سے دوسری بیٹی کا پتہ چلا تب سے پیسے بڑھا دیئے تھے۔۔۔ادھر سونیا بھی تنخواہ بڑھانے کا کہہ رہی تھی۔۔۔اماں کو سنبھالنا واقعی جان جوکھوں کا کام تھا۔۔۔۔

آج صبح آفس جاتے احمد کی بائیک کو گاڑی مار گئ تھی۔۔۔۔ سخت پریشانی ہوئ۔۔۔اللہ پاک نے زندگی بخشی۔۔ شکر اللہ۔۔۔

احمد کو چوٹیں تو آئیں تھیں پر ہمت والا ہے.برداشت کر گیا۔۔ شکر تو یہ کہ ہڈی پسلی بچ گئ۔۔۔ورنہ میرے دس ہزار کام کون کرتا۔۔۔۔ہاں نہیں تو۔۔۔مجھے تو بہت سہارا ہے احمد کا۔۔۔اللہ سلامت رکھے اسے۔۔آمین۔۔

مگر۔۔۔۔وہ۔۔۔۔اکیلا کیوں۔۔۔شادی کیوں نہیں

کرتا۔۔۔تو۔۔۔۔کیا۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ندا نے اپنے بائیں ہاتھ کو سر پہ مارا تھا اپنی سوچ کی نفی کرتے ہوئے۔۔۔۔

افففف میرے اللہ حنا جانے کیوں رو رہی۔۔۔۔ابھی تو جھولا جھولاتے سلایا تھا اسے۔۔۔۔ایک تو پل بھر نہیں سوتی یہ بچی۔۔۔۔ میری ثناء نے اتنا نہیں ستایا۔۔۔اور ان محترمہ کو نیند ہی نہیں آتی۔۔۔۔چوبیس گھنٹے ماں

کی باہوں کا جھولا چاہیے بس۔۔۔لاڈورانی۔۔۔۔ندااسے پیار کرتے مسکائ تھی۔۔۔

گیٹ پہ مخصوص بیل۔۔۔کافی دنوں بعد سنائ دی تھی۔۔۔۔اووو۔۔۔۔احمد۔۔۔آگیا۔۔۔ندادوڑی گیٹ کی طرف۔۔۔پر لمحے بھر کو رک کر سوچنے لگی تھی۔۔۔کہ آخر۔۔۔وہ اتنی خوش کیوں۔۔۔احمد کا آنا۔۔کیااس کے لئے بہت خوشی کا باعث ہے۔۔۔۔پر۔۔۔۔یہ بات ٹھیک نہیں۔۔۔۔مرے قدموں سے اسنے پھر گیٹ کھولا تھا۔۔۔سامنے مسکراتا ہوا۔۔۔۔ماتھے پہ پٹی باندھے احمد تھا۔۔۔۔وہ سپاٹ سا چہرہ لیے اندر آگئ تھی۔۔۔

بچیاں کیسی ہیں۔۔۔اور اپنی کہو۔۔۔طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔احمد نے گیٹ سے اندر آتے ہی ان سب کی خیر خبر پوچھی۔۔۔۔

اللہ کا لاکھ شکر ہے۔۔۔اپنی کہو۔۔۔ماتھے کا زخم آرام نہیں آیا کیا۔۔۔ندا نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔مگر اپنی ہر کہی بات پہ وہ خود ہی کو نوٹ کر رہی تھی

پہلے سے بہت بہتر ہوں۔۔۔اماں جی کیسی ہیں۔۔۔ڈاکٹر کو بلایا تھا کہ انہیں ایک بار چیک کر لیتا۔۔۔احمد نے پوچھا۔۔

احمد ڈاکٹر کہتے ہیں بس دعا کیا کریں اور۔۔۔باقی۔۔۔یہ اب ٹھیک نہیں ہو سکتیں۔۔۔عمر کا بھی تقاضا ہے۔۔۔اور پھر بیٹے کی جدائی انہیں اندر ہی اندر دیمک کی طرح کھا رہی ہے۔۔۔ندا نے تفصیل بتائی۔۔۔

ہمممم۔۔۔اللہ خیر کریں گے۔۔۔امید پہ دنیا قائم ہے۔۔۔احمد پر امید سا بولا

احمد، ثناء تو میرے پیچھے پیچھے تھی۔۔۔کہاں۔۔۔گئی۔۔۔اووووو میرے اللہ۔۔۔ندا گیٹ کی طرف دوڑی۔۔۔ثناء۔۔۔ثناء۔۔احمد ثناء

نہیں۔۔۔۔ میری بچی۔۔۔ میری جان۔۔۔۔میں صدقے جاءوں۔۔۔۔ کہاں چلی گئی۔۔۔۔ندا۔۔ننگے پاءوں ہی ادھر سے ادھر بھاگ رہی تھی۔۔۔۔احمد الگ پریشان گلی گلی ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔گارڈ نے کہا آپ فکرمند نہیں ہوں۔۔۔سٹریٹ میں کیمرے لگے ہیں بچی کہیں نہیں جاتی۔۔۔ہم ڈھونڈ لیں گے۔۔۔۔

ندا زمین پہ گری تو احمد سنبھالنے کو آگے بڑھا۔۔۔۔ندا۔۔۔پلیززز ہمت رکھو۔۔۔ثناء یہی کہیں ہے۔۔۔۔بچی ہے بلا سوچے چل دی۔۔۔اللہ کی حفاظت میں ہے وہ۔۔۔ فکر نہ کرو۔۔۔گھر چلو۔۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔۔احمد نے اسے سمجھایا۔۔۔

گارڈ نے کیمرے آن کیے۔۔۔۔اور ریکارڈنگ دیکھی تو۔۔۔تو ایک بچی سرخ فراک پہنے ایک غبارے والے کے پیچھے بھاگتی دکھی۔۔۔۔افففف میرے خدا۔۔۔اب۔۔۔کیا کرنا ہے۔۔۔احمد نے گارڈ سے سوال کیا۔۔۔

دیکھئے سر جی آپ ہمیں پریشان نہیں کیجئے۔۔۔ہم بہت اچھے سے جانتے ہیں سبحان صاحب کو کہ جن کی یہ بچی ہے۔۔۔۔آپ ہمیں اپنا کام کرنے دیں۔۔۔ سیکورٹی آرہی ہے۔۔۔بچی مل جائے گی۔۔۔آپ غالبا بیگم صاحبہ کے رشتہ دار ہے۔۔۔۔بس کچھ وقت کی بات بچی کو ہم ڈھونڈ نکالیں گے۔۔۔۔گارڈ نے اس کی حیثیت کو دو منٹ میں زیرو کر دیا تھا۔۔۔ پچھلے ایک سال سے میں کس طرح اس گھر کا خیال رکھتا رہا۔۔۔ مگر کیوں۔۔۔شاید انسانیت کے رشتے۔۔۔۔یا پھر۔۔۔۔اس محبت کے صدقے جو میں نے ندا سے کی۔۔۔زبان پہ ایک حرف نہ لایا کہ وہ کسی کی منکوحہ ہے۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔ محبت کرنا کوئی گناہ تو نہیں۔۔۔میں آخری سانس تک ندا کو پتہ نہیں لگنے دوں گا۔۔۔اس کے دکھ میرے دکھ ہیں۔۔۔۔دنیا میں کچھ رشتے ایسے بھی نبھائیں جاتے ہیں جو بے لوث ہوتے ہیں۔۔۔احمد کی آنکھوں میں تیرتی نمی کو اس نے اپنی ہتھیلیوں سے صاف کیا تھا۔۔۔۔

بچی اس غبارے والے کے ساتھ ہے ابتک۔۔۔کیمرے کی آنکھ دیکھ رہی ہے۔۔۔بس کچھ ہی دیر میں ہم اس بندے تک پہنچ جائیں گے وہ انہی گلیوں میں ہے ابتک۔۔۔دور نہیں گیا۔۔۔گارڈ بولا

احمد نے گھر کا رخ کیا تو وہاں جیسے صف ماتم بچھا ہو۔۔۔ندا رو رو نڈھال ہو رہی تھی۔۔۔۔ندا۔۔۔میں تمہیں کیسے حوصلہ دوں۔۔۔میں کس قدر بے بس ہوں اسوقت۔۔۔تم سوچ بھی نہیں سکتیں۔۔۔احمد نے جگ سے پانی کا گلاس بھرتے سوچا۔۔۔۔

اتنے میں گیٹ بیل بجی۔۔ندا دیوانہ وار گیٹ کی طرف دوڑی۔۔۔میری بچی۔۔۔میری جان میں قربان۔۔۔کہاں چلی گئی تھیں۔۔۔۔ندا ثناء کو چومے جا رہی تھی۔۔۔

اچھا پلیز آرام سے بیٹھ جاؤ۔۔۔بچی گھبرا رہی ہے۔۔اسے کچھ کھانے کو دو۔۔۔احمد بولا

احمد یہ تو سبحان کی امانت۔۔ میں اسے کیا جواب دیتی مجھے تو اپنے اللہ کو بھی جواب دینا تھا کہ اس کی دی گئی نعمت کی حفاظت نہ کر سکی۔۔۔مجھے سرخرو ہونا ہے اپنی بچیوں کے ساتھ وفا کرنے پر۔۔۔مجھے سبحان کے سامنے سر اٹھا کر جینا ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں بھی اسی کی وفادار رہی۔۔۔ندا کی آنکھیں برس رہی تھیں۔۔

ندا اللہ کا واسطہ میرا دل پھٹ جائے گا۔۔۔مت رو اس طرح۔۔۔احمد نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔۔یوں تمہیں تکلیف میں دیکھ کر پلیززز۔۔۔۔احمد رندھی آواز میں بولا۔۔

آج اماں جی کو ڈاکٹر دیکھنے آئے تھے۔۔۔کچھ دوائیں بدلی تھیں۔۔۔بعد میں سونیا کو سمجھا دیا تھا دوائیوں کے بارے میں۔۔۔کیونکہ یہ اسی کی ڈیوٹی تھی۔۔۔احمد صبح آفس جانے سے پہلے ڈاکٹر کو گھر لے آیا تھا۔۔۔پھر یہی سے آفس روانہ ہوا تھا

سبحان آرہے۔۔۔اچھا۔۔۔۔تو کیا واقعی وہ آرہے۔۔۔ مگر وہ اکیلے نہیں ہونگے ساتھ میں ان کی تیسری بیوی بھی ہو گی۔۔۔جو قریبا سولہ سال کی ہے۔۔۔ان کے دوست سے بات ہوئی تو وہ بتا رہے تھے۔۔۔

سبحان اتنے ظالم کیوں آپ دو بچیوں کے باپ ہیں۔۔۔اور دو بچیاں دوسری بیوی سے بھی ہیں۔۔۔ پھر آپ کے یہ حالات ہیں۔۔۔ حد کر دی۔۔۔۔ندا سوچ رہی تھی۔۔۔ماتھے پہ آئی پسینے کی ننھی بوندوں کو اسنے ہاتھ سے صاف کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں جی تو جیسے سبحان کے انتظار میں تھیں۔۔۔اگلے ہی دن ہوسپیٹل پہنچ گئیں۔۔۔اور پھر میت واپس لے آئے ہم۔۔۔۔ میرا تو وہی واحد سہارا تھیں۔۔۔ سبحان تو چند دن کے مہمان ہیں چلے جائیں گے اور پھر ان کی بیگم صاحبہ کو پاکستان کا موسم پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ مگر اماں جی کے انتقال کی وجہ سے وہ چپ تھیں۔۔۔ سبحان رو دھو کے چپ ہو گئے تھے۔۔۔ مگر اب اس رونے کا کیا فائدہ۔۔ کہ وہ ماں کی خدمت نہ کر سکے۔۔ماں کی

آنکھیں ترس گئ تھیں سبحان کو دیکھنے کو۔۔۔ مگر وہ کیا جانیں۔۔۔انہیں تو زندگی کے نت نئے رنگوں سے کھیلنے کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔ جیسے لوگ کوٹ پہ نیا پھول سجاتے ہیں وہ نئی بیوی لے آتے جب بھی پاکستان آتے۔۔۔اب کی بار نئے ہی رنگ تھے۔۔۔وہ پیتے بھی تھے۔۔۔

میری تو کوشش ہوتی کہ میں ثناء حناء کو ان سے دور ہی رکھوں۔۔۔ کیونکہ میں جانتی تھی کہ نشے میں انسان حلال حرام بھول جاتا ہے۔۔۔ سو طرح کے خدشے تھے۔۔۔۔جو ڈراتے۔۔۔میں چاہتی تھی بس یہ شخص جائے واپس اب۔۔۔مجھے جیسے اب اس کا وجود چبھنے لگا تھا۔۔۔ میں کترانے لگی تھی ان کے سامنے جانے سے۔۔۔ مگر ان کے نشے کے بعد کھانے کا انتظام مجھے ہی کرنا ہوتا۔۔۔

اللہ میری بے بسی پہ رحم کھا۔۔۔میں بہت تھک گئ۔۔۔ندا سارے دن کی تھکی ہاری کب سو گئ پتہ بھی نہیں چلا۔۔

اگلے دن عجیب گہما گہمی تھی شاید سبحان کی واپسی تھی۔۔۔دل عجیب سا ہو رہا تھا۔۔۔اکیلے گھر میں کیسے رہوں گی۔۔اماں کا بہت سہارا تھا۔۔۔مگر اب۔۔۔سونیا سے بات کروں گی کہ وہ رات بھی یہی رک جایا کرے تنخواہ بڑھا دوں گی۔۔۔ضرورت مند ہے ضرور مان جائے گی۔۔۔

پیسے وقت پہ ملتے رہیں گے۔۔۔پریشان نہیں ہونا۔۔۔ملازمہ کا بندوبست کر دیا ہے وہ مستقل ساتھ رہے گی۔۔۔اور گیٹ پہ گارڈز بھی مستقل رہئیں گے۔۔۔سرونٹ کواٹر کھلوا دینا۔۔۔ان سے کال پہ بات کرتا رہونگا۔۔۔اوکے اللہ حافظ۔۔۔سبحان نے کہا اور چل دیئے

وہ جا چکے تھے۔۔۔اور میں وہیں خالی ہاتھ ملتی رہ گئی تھی۔۔۔کتنی ہی دیر میں گیٹ کے پاس بے حس وحرکت کھڑی رہی۔۔۔حناء کی آواز نے اس سکوت کے تسلسل کو توڑا تھا۔۔

رات جاگ کے گزر گئی۔۔۔خوف آرہا تھا۔۔۔۔وہ ملازمہ بھی یہی سو رہی تھی پر خوف کے سائے جیسے اس کی ذات میں پیوست ہو رہے تھے۔۔۔صبح کے انتظار میں رات کاٹی تھی ندا نے۔۔۔

زندگی کیسے کیسے امتحان لیتی انسان سے۔۔۔اور انسان کتنا بے بس۔۔۔مجھے کونسے گناہ کی سزا ملی کہ اس ظالم شخص سے شادی ہوئی۔۔۔ندا روئے جا رہی تھی۔۔کہ احمد آگیا

کیا ہو گیا ندا۔۔۔میں آتا جاتا رہوں گا۔۔۔کیوں فکر کرتی ہو۔۔۔اور تم اکیلی تھوڑی ہو۔۔ملازمین بھی تو ہیں۔۔۔باقی۔۔۔اس طرح کی بے چارگی کی زندگی گزارنا تمہارا خود کا فیصلہ ہے۔۔۔ورنہ کرتیں اس سے بات۔۔۔کہ اس شادی کے ڈرامے کو ختم کرے اب۔۔۔۔اور جس مقصد کے لئے اس نے شادی کی تھی۔۔۔اب تو وہ مقصد بھی نہ رہا مطلب اماں جی وفات پا گئیں۔۔۔۔احمد بول رہا تھا اور ندا چپ چاپ سن رہی تھی۔۔

میری ہمت نہیں احمد ایسا کچھ کہنے کی۔۔۔اور پھر ان بچیوں کا کیا کروں۔۔۔ابھی خرچ تو مل رہانا۔۔۔اور چھت ہے میرے سر پر۔۔۔۔ندا نے جواب دیا۔۔۔

مطلب تم کوئی فیصلہ کرنا ہی نہیں چاہتیں۔۔۔تو میرا بولنا فضول ہے۔۔۔ایم سو سوری پلیزز۔۔۔احمد کا رنگ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

اب اس میں ناراض ہونے والی کیا بات۔۔۔احمد بیٹیوں کی ماں ہوں میں۔۔۔۔مجھے ہر کام سوچ سمجھ کر کرنا ہے۔۔۔میں نہیں چاہتی میری بیٹیوں کے اچھے مستقبل میں میرا کوئی غلط فیصلہ روڑے اٹکائے۔۔۔خود کی زندگی کو اہمیت دینا چھوڑ دی میں نے۔۔۔میں سوچ رہی ہوں اوپر کا پورشن کرائے پہ دے دوں۔۔۔اس طرح گھر میں رونق بھی رہے گی اور خوف بھی نہیں آئے گا۔۔۔اور اس سلسلے میں آپ کی مدد درکار ہو گی پلیززز۔۔۔ندا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

گھر کا ایک پورشن رینٹ پہ دینے سے کافی سکون ہو گیا تھا۔۔۔خوف نہیں تھا۔۔رات بھی بچیوں کے ساتھ آرام سے کٹ جاتی۔۔۔۔اچھے لوگ تھے۔۔۔ چھوٹی سی فیملی تھی۔۔۔پر سکون سے لوگ۔۔۔اپنے کام سے کام رکھتے۔۔۔

حنا کا سکول میں ایڈمیشن کروادیا تھا۔۔۔مزے سے پڑھنے لگی تھی۔۔۔سارا دن گھر کے کاموں میں گزر جاتا اور شام میں حنا کو ہوم ورک کروا دیتی۔۔۔احمد بھی گاہے بگاہے چکر لگا لیتا۔۔۔ابتک کنوارا ہی تھا۔۔۔شادی کیوں نہیں کی اس نے۔۔۔پتہ نہیں۔۔۔اور اب تو کہنا ہی چھوڑ دیا تھا میں نے کہ اپنے بارے میں سوچو۔۔۔۔۔ندا گھر کی ماسی سے صفائی کرواتی جانے کیا کیا سوچ رہی تھی۔۔۔

وقت دھیرے دھیرے نہیں بلکہ بہت تیزی سے دوڑا تھا۔۔۔زندگی ہوا جیسی گزر رہی تھی۔۔۔دونوں بچیوں کی پڑھائی میں مصروف ہوتے خیال ہی نہ رہا کہ وقت بالوں میں کب سفیدی دے گیا۔۔ چہرے پہ جھریوں کی

ہلکی لائنیں نمایاں ہونے لگیں تھیں۔۔۔۔کل بھی تنہا تھی اور آج اتنا وقت گزر جانے کے بعد بھی تنہا۔۔۔۔ندا نے آئینہ کے سامنے خود کو بغور دیکھا۔۔۔۔آئینہ تو گزرا ایک ایک لمحہ بتا رہا تھا۔۔۔۔چہرے پہ خوشی نام کی کوئی تحریر نہ تھی۔۔۔۔گہری اداسی نے آنکھوں کے گرد ڈیرے لگا رکھے تھے۔۔۔۔ہونٹوں پہ مسکان نام کی کوئی رمق نہیں تھی۔۔۔۔۔ندا آئینہ کے سامنے سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

حنا نے ایف اے بہت اچھے نمبروں سے پاس کیا تھا۔۔۔وہ فائن آرٹس میں دلچسپی رکھتی تھی۔۔۔اور ثناء سائنس پڑھ رہی تھی۔۔۔یہ دونوں ہی تو زندگی تھیں۔۔۔جینے کی وجہ تھیں۔۔۔ندا دونوں کو دیکھ کر سب دکھ بھول جاتی۔۔۔۔

سبحان آرہے ہیں۔۔انکی کال آئی تھی۔۔۔مگر۔۔۔اتنے عرصے بعد ۔۔۔ان کو اچانک سے کیسے خیال آگیا۔۔۔ندا سوچوں کی گرہوں میں الجھی تھی۔۔۔

حنا اور ثناء دونوں اپنے باپ کے آنے پہ بے انتہا خوش تھیں۔۔۔اور ندا ان کو دیکھ دیکھ حیران ہو رہی تھی۔۔۔

کھانے پہ اچھا خاصا اہتمام کیا گیا تھا آج۔۔۔۔اور آخر سبحان تشریف لے آئے۔۔۔۔

مطلب سبحان تو اچھے خاصے بوڑھے لگ رہے تھے۔۔۔مگر خود کو خوب سیٹ رکھا ہوا تھا انھوں نے۔۔۔۔شکر ہے اس بار کسی بیوی کو ساتھ نہ لے آئے اکیلے آئے تھے۔۔

ایک بات بار بار نوٹ کی جا رہی تھی کہ وہ حنا سے بہت فری ہو رہے ہیں۔۔۔اور اسکے لئے بہت تحائف بھی لائے ہیں۔۔۔

حنا بیٹا آپ میرے ساتھ چلو ان دنوں میں امریکہ میں ہوں۔۔۔میں چاہتا ہوں باقی سب اب وہاں سے پڑھو۔۔۔بس اپنی تیاری کرو میں آپ کو لینے

آیا ہوں۔۔۔کچن سے آتی ندا کے پاؤں کمرے کے باہر ہی رک گئے تھے اور وہ تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔۔

اللہ مجھ میں ہمت نہیں۔۔۔میں اس شخص کے ساتھ اپنی بچی نہیں بھیج سکتی۔۔۔اللہ جی آپ سب جانتے ہو۔۔یہ شرابی انسان کیا حفاظت کرے گا میری بیٹی کی۔۔۔ندا جائے نماز پر آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

حنا تو جیسے تیار ہی تھی۔۔۔ایک لمحے کو اسے ماں کا خیال نہیں آیا۔۔۔کہ کیسے ماں نے دن رات کاٹے ہیں ان دونوں کی پرورش میں۔۔۔۔ندا کو حیرانگی تھی حنا کے رویے پر۔۔۔۔۔

حنا۔۔۔رکو۔۔۔یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔۔۔ندا نے حنا کو آواز دے کر پوچھا۔۔۔

ماما یہ بوتل بابا نے دی ہے بول رہے ہیں جگ میں ڈال کر برف مکس کر کے لاؤ۔۔۔حنا معصومیت سے بولی۔۔اف اللہ۔۔۔بیٹا لاؤ مجھے دو

۔۔میں دے آتی ہوں۔۔۔آپ پڑھو جاؤ اپنے روم میں۔۔۔ندا کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے۔۔یا اللہ یہ سب بھی مجھے دیکھنا تھا۔۔۔اس سفاک بندے کو زرا خوف نہیں آیا کہ بیٹی کے ہاتھ میں کیا تھما دیا۔۔۔اور پھر اپنے ساتھ میری بچی کو لے جانے کا کہتا ہے۔۔۔یا اللہ مدد۔۔ندا کے ہونٹوں سے فورا پھسلا۔۔۔

سبحان آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔۔۔کیوں۔۔۔کیا کوئی ظلم باقی رہ گیا ہے کہ اب میری بچی کو مجھ سے جدا کرینگے۔۔۔روح نہیں کانپتی آپ کی۔۔۔شادی سے لے کر اب تک آپ دور رہے۔۔۔اب میری بچی کو بھی دور کر رہے۔۔۔ندا روتے ہوئے بولی۔۔۔

بس کر دو۔۔۔ تمہاری یہ جزباتی باتیں مجھ پہ اثر کرنے والی نہیں۔۔۔اور تم ہوتی بھی کون ہو باپ بیٹی کے درمیان آنے والی۔۔۔اسے میرے ساتھ جانے پہ روکنا مت ورنہ تمہیں طلاق دے کر دوسری کو بھی ساتھ

لے جاؤں گا۔۔۔پھر بہاتی رہنا ٹسوے۔۔۔۔ سبحان پاؤں پٹختے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔۔۔اور ندا وہیں کرسی پہ گر گئ۔۔۔۔

واقعی میں کون۔۔۔ میری کیا اوقات۔۔۔ایک نوکرانی۔۔گورنس۔۔۔اور کچھ بھی نہیں۔۔۔یہ بچیاں تو سبحان کی۔۔۔اب یہ بڑی ہیں تو میری زمے داری ختم۔۔۔میں تو کچھ بھی نہیں۔۔۔۔ندا خود کو سمجھا رہی تھی

اور وہ دن بھی طلوع ہوا کہ جب حنا خوشی خوشی اپنے باپ کے ساتھ روانہ ہو گئ۔۔۔ثناء نے بہت روکا تھا بہن کو مگر باپ کی اتنی عرصے بعد توجہ اسے ساتھ لے گئ۔۔۔

احمد سے ندا کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی چند ہی دنوں میں وہ سوکھ کے کانٹا ہو گئ تھی۔۔۔۔وہ کیا سمجھاتا کیسے حوصلہ دیتا۔۔۔بس اس کی خیر خبر پوچھ لیا کرتا تھا اور پھر کچھ دیر بیٹھ کر چلا جاتا۔۔۔

ندا اپنے ہی خیالوں میں گم بیٹھی تھی کہ موبائل کی بیل نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔

مگر یہ نمبر کس کا۔۔۔ہے تو باہر کا۔۔۔۔خیر اسنے کال پک کی۔۔۔جی ھیلو۔۔۔۔وہ بولی۔۔

ماما۔۔۔میں حنا بات کر رہی ہوں۔۔۔ماما مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔۔۔آپ کو رلایا نا میں نے۔۔۔ماما میں بہت بڑی مشکل میں پھنس گئی ہوں۔۔۔۔

حنا ماں صدقے جائے۔۔۔کیا ہوا۔۔۔بولو بیٹا۔۔۔۔ندا محبت سے بھرپور لہجے میں بولی

ماما یہاں امریکہ آتے ہی بابا نے مجھ سے میرا موبائل لے لیا تھا۔۔۔ماما جی یہاں کا ماحول اچھا نہیں ہے۔۔۔آپ دعا کریں میں کسی طرح واپس آجاؤں۔۔۔

ماما جی۔۔۔ایک بات۔۔۔۔وہ بابا اچھے انسان نہیں ہیں۔۔۔حنا روتے ہوئے بولی۔۔۔

اور ساتھ ہی کال کٹ گئی۔۔۔حنا۔۔۔میری جان بولو۔۔۔حنا۔بولو نا حنا۔۔۔ثناء نے ماں کے ہاتھ سے موبائل لے کر انہیں بیڈ پہ بٹھایا اور پانی لے کر آئی۔۔۔ماما جی ہمت سے کام لیں۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ۔۔۔۔

ندا نے اگلے دن احمد کو ساری بات بتائی۔۔۔وہ بھی پریشان ہو گیا۔۔۔مطلب وہاں ہو کیا رہا۔۔۔بچی جانے کس مشکل میں ہے۔۔۔ندا کسی طرح بھی حنا کو روک لیا ہوتا۔۔۔جانے وہاں کیا حالات ہیں۔۔۔۔احمد ہاتھ ملتے بولا۔۔

تم نہیں جانتے احمد وہ طلاق کی دھمکی دے رہا تھا اور پھر حنا بھی تو اپنے باپ کی باتوں میں آگئی۔۔۔میں بلکل بے بس تھی۔۔۔میں کچھ نہ کر

پائی۔۔۔ ٹھیک ہے وہ اس کا باپ ہے اس کا حق ہے اپنی بیٹی پر۔۔۔۔ مگر وہ انسانیت سے ہی خالی ہے۔۔۔ وہ تو ایک عیاش انسان ہے۔۔ کیا خیال رکھے گا بیٹی کا۔۔۔۔اب اتنی دور سے کیسے لے آءو اپنی بچی کو۔۔۔۔ میرے اللہ کوئی راستہ نکال دے۔۔۔ مجھ بے بس کو میری بیٹی سے ملا دے۔۔۔آمین۔۔۔۔ندا نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا۔۔۔۔

حنا کی پھر کوئی کال نہیں آئی۔۔۔ندا موبائل فون ہاتھوں میں لیئے بیٹھی رہتی۔۔۔۔ ثناء ماں کو دیکھ دیکھ کر سخت پریشان تھی۔۔۔ مگر اس مسلے کا حل سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔۔۔امریکہ بہت دور تھا۔۔۔وہاں جانا اور حنا کو واپس لانا بہت مشکل تھا۔۔۔

احمد کے پاس بھی کوئی حل نہیں تھا۔۔۔بس دعا ہی کام آسکتی تھی اس کڑے وقت میں۔۔۔۔

اور ماں کی دعاؤں میں بہت طاقت ہوتی ہے۔۔۔ وقت نے ثابت کر دکھایا تھا۔۔۔ حنا کی کال آئی تھی کہ وہ پاکستان آئیر پورٹ پہ ہے اسے آکر لے جائیں۔۔۔ احمد اور ندا دوڑے گئے تھے۔۔۔

حنا واپس تو آگئی تھی۔۔۔ مگر بلکل چپ تھی۔۔۔ جیسے کتنے طوفانوں سے لڑی ہو۔۔۔ ندا نے زیادہ کریدا نہیں تھا۔ ندا چاہتی تھی وہ پہلے مکمل طور پر زہنی پر سکون ہو جائے پھر خود سب بتا دے گی۔۔

حنا نے اگلے ہی روز ماں کی گود میں سر رکھے سب بتا دیا تھا۔۔۔ کہ کیسے سبحان اسے پڑھائی کے بہانے لے گئے اور وہاں اپنی ہی بیٹی کو جوئے میں ہار گئے۔۔۔ یہ تو بھلا ہو سبحان کی چوتھی بیوی کا جس نے عورت ہوتے اس بچی پہ ترس کھایا۔۔۔ اور اسے پاکستان بھیجنے کا انتظام کیا۔۔۔ ورنہ جانے کیا ہوتا۔۔۔ ندا سب سن کر سکتے میں آگئی تھی۔۔۔ اللہ اکبر۔۔۔ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ کیا ایک باپ اتنا بھی گر سکتا ہے۔۔۔ اللہ جانے

کونسی نیکی سامنے آگئی کہ میری بچی محفوظ رہی۔۔۔بے شک تو ہی عزتوں کا محافظ ہے۔۔۔ندا شکرانے کے نوافل پڑھتی سجدے میں رو رہی تھی۔۔۔

زندگی دھیرے دھیرے معمول پہ آنے لگی تھی۔۔۔کہ ایک صبح سبحان کی موت کی اطلاع آئی۔۔۔۔ندا کی آنکھ میں یہ آنسو نام کی کوئی شے نہیں تھی۔۔۔وہ جن تکلیفوں اور دکھوں سے گزر گئی تھی۔۔۔وہ اسے پتھر بنا گئے تھے۔۔۔احمد نے بہت کوشش کی کے سبحان کی میت وہاں سے پاکستان بجھوادیں اس کی بیویاں۔۔ مگر وہ لوگ ماننے کو تیار نہ تھے۔۔۔وہاں بھی اسکے بچے تھے۔۔۔۔

ندا تو اس شخص کے ہوتے ہوئے بھی بیوہ تھی۔۔۔۔اب حقیقت میں بیوہ ہوگئی تھی۔۔۔۔۔گھر میں سوگوار سا ماحول تھا۔۔۔اور پھر ندا نے عدت کے دن پورے کیے۔۔۔بچیاں پھر سے اپنی زندگی میں مصروف ہوگئی تھیں۔۔۔ندا اکیلی تھی اور اب مستقل اکیلی ہوگئی تھی۔۔۔

احمد سے یوں اجڑی اجڑی ندا برداشت نہ ہوتی تھی۔۔۔آخر ایک دن باتوں باتوں میں احمد نے ندا کو پرپوز کر دیا۔۔۔۔

وہ تو ہکا بکا رہ گئی تھی۔۔۔احمد کیا ہو گیا ہے۔۔۔ میرے سفید بال نہیں دکھتے تمہیں۔۔۔اور دو جوان بچیوں کی ماں ہوں میں۔۔۔ باؤ ولے ہو گئے ہو کیا۔۔۔ فضول کی باتیں کر رہے۔۔۔ندا حیران سی بولی

میں بہت سنجیدہ ہوں ندا۔۔۔بہت اٹھا لیے تم نے دکھ۔۔۔اب میں تمہیں تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔۔آئی سمجھ۔۔۔۔احمد نے حتمی فیصلہ سنایا

احمد ساتھ تو تم ہر وقت تھے ہر دکھ میں شریک تھے۔۔ تم نہ ہوتے تو کیسے کاٹتی میں اتنا وقت۔۔۔بہت احسانات ہیں تمہارے میری زندگی پر۔۔۔ندا آنسو بہاتے بولی۔

بس۔۔۔۔اب آنکھیں پونچھ لو۔۔۔ دکھوں کی گہری رات سویرے میں بدل رہی ہے۔۔۔میں سہارا بنوں گا تمہارا۔۔اور جانتی ہو۔۔۔۔ محبت کرتا

ہوں تم سے۔۔۔خود سے بھی چھپا چھپا کر رکھا ہے میں نے اس محبت کو۔۔۔احمد بول رہا تھا اور ندا شرمائی سی خود میں ہی سمٹ رہی تھی۔۔۔سحر ہو گئی تھی۔۔۔اندھیرا اچھٹ گیا تھا۔۔۔۔

URDUNovelians